



سوال

(85) سود سے توبہ کرنے کے بعد سودی مال سے زکوٰۃ نکالنے کا حکم؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید دس سال سے سودی لین دین کر رہا ہے۔ آج اللہ سے ڈر کر توبہ کرتا ہے۔ اور اپنے کل مال زکوٰۃ نکالتا ہے۔ لوگوں کے زمرہ باقی ماندہ سود کو چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن جو مال اس نے سود سے جمع کیا ہے۔ اس میں اصل بھی ہے۔ آیا یہ مال پاک ہے یا ناپاک؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سود کا لین دین باہر صورت میں حرام ہے۔ توبہ کرنے سے معاف ہو جائے گا۔ قبل از توبہ حلال و مخلوط از سود مال توبہ کے بعد پاک ہو جائے گا۔ توبہ کرنے سے شرک و کفر تک معاف ہو جاتے ہیں۔ انہیں گناہ کبائر میں سے سود بھی ہے۔ وہ بھی معاف ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے۔ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

مسئلہ مذکور میں قرآن پسپانہ الفاظ میں ناطق ہے۔ قرآن

ترجمہ۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں نہیں اٹھتے ہیں مگر جیسے وہ شخص جس کو شیطان نے اچک لیا ہو۔ (یعنی مجنون) یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے خرید و فروخت اور سود کو ایک کہا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے۔ اور سود کو حرام تو جو اللہ کی طرف سے نصیحت آنے کے بعد باز رہے تو وہ مال اسی کا ہے۔ جو اس نے پہلے لیا اس کا امر اللہ کے سپرد ہے۔ لیکن جو باز نہ آئے وہی اہل نار میں سے ہے۔ جو اس میں ہمیشہ سے رہیں گے۔

اللہ کے قول فہ ما سلف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو مال توبہ سے پہلے اور حرمت سے پہلے لے چکا ہے۔ اس کا رکھنا اس کے لئے جائز ہے۔ اس کے واپس کرنے کا صراحتاً حکم نہیں۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ قرآن

ای من بلغہ نبی اللہ عن الربوفا انتہی مال وصول الشرع الیہ فہ ما سلف من العلمیۃ قولہ عفا اللہ عما سلف وکما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکہ وکل ربانی الجاہلیۃ موضوع تحت قدمی ہاتین واول رباضع رب العباس ولم یامرہم برد الزیادات الماخوذة فی الجاہلیۃ بل عما سلف کما قال اللہ فہ ما سلف وامرہ الی اللہ الخ

اور تفسیر مواہب الرحمن میں آیت کریمہ کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے۔ یعنی جس شخص کے پاس آگئی نصیحت اس کے رب عزوجل کی طرف سے پس وہ باز رہا۔ یعنی بیاج کھانے سے



تو جو کر چکا ہے۔ وہ اس کے لئے ہے۔

فائدہ۔ یعنی وہ بیاج اس سے واپس نہیں کیا جائے گا۔ جو حکم الہی کے پہنچنے سے پہلے وہ جمع کر چکا ہے۔ لہٰذا اگر توبہ کے وقت اصل رقم اور سود کے مال سے لوگوں کے زسے باقی ہے۔ تو توبہ کے بعد اپنی اصل رقم کو لے لے۔ اور سود کو چھوڑ دے۔ قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے۔ قرآن

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو۔ اور چھوڑ دو جو رہ گیا ہے سود سے اگر تم کو یقین ہے۔ پھر اگر نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اس کے رسول سے اور اگر توبہ کرو گے تو تم کو پہنچے ہیں اصل مال نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔

(الحديث دہلی)۔ (فتاویٰ ثنائیہ جلد 2 صفحہ 443-444)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 91-92

محدث فتویٰ